رسالہ

ذکرِ خفی

(مولفہ)

حضرت میاں شیخ محمود بن الہداد بن حمید قریشی رحمۃ اللہ

منقول ۲۲/ذی الحجہ ۱۱۲۲ھ م ۳۱/جنوری ۱۷۱۱ء یوم چہارشنبہ

(مترجمہ)

عالی جناب سید افتخار اعجاز صاحب

(بہ اعانت)

ڈاکٹر سید علی قاسم صاحب حال مقیم ایران

(برائے ایصال ثواب)

جناب محمود علی صاحب مرحوم و مغفور

(زیر اہتمام)

ادارہ تبلیغ و مہدیہ (شعبہ خواتین) مشیر آباد حیدر آباد

دفتر۔ جامع مسجد مہدویہ 673-6-1 مشیرآباد حیدرآباد (۵۰۰۰۴۸) انڈیا

جمادی الاولیٰ۔ فروری ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء

(دائرہ پریس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

پیش لفظ

زیر نظر رسالۂ ذکر کے مصنف بندگی میاں محمودؒ بن الہداد بن حمید قریشی ہیں۔ آپ اپنے والد بزرگوار کے تربیت و مجاز ہیں۔ آپؒ کے والد ایک عظیم المرتبت شاعر، عالم تارک اور مہاجر مہدویؓ ہیں۔ ریاست مانڈو میں سلطان غیاث الدین کے وزراء میں تھے۔ جب حضرت مہدی علیہ السلام کا ورود مسعود مانڈو ہوا آپ ترکِ منصب وزارت کرکے حضرت خلیفۃ الرحمان امام آخر الزمان علیہ السلام کے ساتھ ہو گئے۔ یہاں تک کہ فرہ (خراسان) پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے گروہ مہدویہ کی مشہور تسبیح کے الفاظ بندگی میاں الہدادؓ حمید ہی کے قلب مبارک میں القاء کئے حضرت خاتم الاولیاءؑ نے اس تسبیح کو جاری فرما دیا۔ اور آج تک یہ تسبیح جاری ہے اور آئندہ بھی جاری رہے گی۔ بندگی میاں محمودؒ نے اپنے زمانے کے مشہور امیر جلال خان مہدوی کی فرمائش پر اس رسالے کو تحریر فرمایا۔ اس رسالے کی ایک نقل مکتوبہ ۲۲/ذی حجہ ۱۱۲۲ ہجری کا ترجمہ ۱۳۹۹ھ میں راقم الحروف کے قلم سے ہو چکا ہے جو چن پٹن سے شائع ہوا۔ دوبارہ حضرت فقیر نورالدین صاحب عربی حیدرآبادی کے مملوکہ نسخہ سے تصحیح مزید کر کے شائع کیا جا رہا ہے۔

اُمید ہے کہ ذکر خدائے عزوجل کے طالبین اس رسالے کی بے بہا ہدایات سے مستفید ہوں گے۔ ادارہ تبلیغ مہدویہ مشیرآباد قابل مبارکباد ہے کہ ایسے اہم اور مفید رسالہ کی اشاعت اس ادارے کی جانب سے ہو رہی ہے۔ فقط سید افتخار اعجاز المرقوم ۷/فروری ۱۹۸۴ء

اظہار

شعبہ خواتین ادارۂ تبلیغ مہدویہ اپنے اشاعتی کام کا آغاز جشن امامنا مہدی موعودؑ کے پُرمسرت موقع پر اس ایمان پرور رسالے ذکر خفی کی اشاعت سے کر رہا ہے۔ یہاں اس امر کا تذکرہ ضروری ہے کہ اس اشاعت کے سلسلے میں عالیجناب ڈاکٹر سید علی قائم صاحب حال مقیم ایران نے اپنے خسر محترم جناب محمود علی صاحب مرحوم مغفور کے ایصال ثواب کے لئے مالی تعاون فرمایا مرحوم صالح جذبہ اور دینی پابندی دونوں کے لئے نمونہ تھے۔ ڈاکٹر محمد محبوب خان صاحب سابق صدر مرکزی انجمن مہدویہ کے خسر اور ڈاکٹر شاہدہ بانو صاحبہ و خلیفہ شہر بانو صاحبہ کے والد تھے ادارہ مرحوم کو بطفیل امامنا مغفرت اور دیدار کے لئے دعا کرتے ہیں۔ فاطمۃ النساء زوجہ محمد عبدالرحیم صاحب نائب صدر ادارہ شعبہ خواتین ۱۷/۲/۱۹۸۴ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساری تعریف اللہ (جَلَّ شَانہٗ) کے لئے جو عالمین کا ربّ ہے اور عاقبت متقیوں کے لئے ہے۔ اس کے رسول (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اُن کی تمام آل کے لیے اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص عنایت و نوازش ہو۔

امّا بعد۔ حضرت امام سید محمد مہدی موعود صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانے کا جاروب کش محمود بن الرداد بن حمید قریشی کہتا ہے کہ یہ رسالہ تلقین کی سند اور (ذکر کی) ترتیب و مشغولیت کے بیان میں ہے جو میراں سید محمد مہدی موعود صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں (رائج) ہے۔ آپ نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے نعمت ارشاد حاصل کی ہے۔ عرب اور عجم کے اکثر علماءؔ امراء اور شاہان زمانہ حضرت میراں سید محمد مہدی موعود صلعم سے ہدایت فیض ولایت اور سند تلقین ارشاد و تربیت پا چکے اور پاتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ حقیر فقیر برادرِ دینی، مُحبِ یقینی، برگزیدۂ شوقِ ارشاد و ہدایت، مخصوص بفیض تقوی و عنایت، اللہ رحمٰن کی مدد سے موصوف یعنے میرے بھائی جلال خاں (اللہ تعالیٰ ان کو طالبوں کے زمرے میں کر دے اور ذاکرین کی لذت میں سے کچھ شوق عطا کرے) کے التماس پر مشغولیٔ ذکر خفی کے بارے میں چند کلمات (تحریر میں) لایا ہے۔ تاکہ حق کے طالبوں کو کشائش اور ارشاد نصیب ہو (غرض) اللہ ہی کی طرف سے توفیق (ملتی) ہے۔

اے عزیز۔ جان لے کہ ذکر خفی میں مشغول ہونا چاہے تو پہلے یہ پانچ درود پڑھے۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَاشِقِیْنَ (۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُحِبِّیْنَ (۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْنَ (۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی محمد سَیِّدِ الْمُتَّقِیْنَ (۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الذَّاکِرِیْنَ۔ ترجمہ۔ ۱۔ اے اللہ۔ محمد پر درود سلام ہو جو (تیرے) عاشقوں کے سردار ہیں (۲) اے اللہ محمد پر درود سلام ہو جو (تجھ سے) محبت کرنے

والوں کے سردار ہیں۔ (۳) اے اللہ۔ محمدؐ پر درود وسلام ہو جو (تیرے) چہیتوں کے سردار ہیں (۴) اے اللہ۔ محمدؐ پر درود وسلام ہو جو متقیوں کے سردار ہیں (۵) اے اللہ۔ محمدؐ پر درود وسلام ہو جو ذکر کرنے والوں کے سردار ہیں۔ اس کے بعد یہ پانچ مبارک نام حضرت میراں سید محمد مہدی موعود صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ جتنی بار چاہے پڑھے۔ ۱۔ ایک نام حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کا۔ ۲۔ دوسرا نام شیخ المشائخ شیخ دانیال رحمتہ اللہ علیہ کا۔ ۳۔ تیسرا نام شیخ المشائخ شیخ محمود کا۔ ۴۔ چوتھا نام شیخ المشائخ شیخ الہ داد کا۔ ۵۔ پانچواں نام حضرت سلطان الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خفی کے سلسلے میں یہ فقیر اور حضرت میراں سید محمد مہدی موعود صلعم کے تمام صحابہ شجرۂ ارادت اسی طرح رکھتے ہیں۔ اس کے بعد یہ دس الفاظ (جملے) پڑھے۔ ۱۔ (میرے) دل میں وہی (اللہ) ہے۔ (۲) (میری) جان میں وہی (اللہ) ہے۔ (۳) (میرے) تن میں وہی (اللہ) ہے (۴) (مجھ میں) متحرک وہی (اللہ) ہے۔ (۵) مُسکن وہی ہے۔ (۶) ہوش اُسی سے ہے۔ (۷) فہم اُسی سے ہے۔ (۸) سننا اُسی سے ہے۔ (۹) دیکھنا اُسی سے ہے۔

جب نَو الفاظ کہہ چکے اس کے بعد دسواں لفظ (جملہ) (۱۰) ہمہ اوست دل حاضر رکھ کر اپنی مکمل فنا اور پوری پوری نیستی کے ساتھ کہہ ڈالے۔ اس کے بعد ذکر خفی میں مشغول ہو جائے اور اس کا طریقہ یہ ہے:۔ لَا اِلٰـہَ۔ یہ کلمۂ نفی ہے۔ اس کو سیدھی (طرف کی) سانس سے کھینچے۔ اس سانس کو دمِ صادر کہتے ہیں۔ اِلَّا اللّٰہ یہ کلمۂ اثبات ہے اس کو بائیں (طرف کی) سانس سے کھینچے اس سانس کو دمِ وارد کہتے ہیں۔ لیکن چاہئے یہ کہ لَا اِلٰـہَ کو پوری نیستی کے ساتھ کھینچے تاکہ (یہ کلمہ) تمام جسم میں دوڑ جائے اور خطرات (وسوسوں) کا دفعیہ حاصل ہو۔ جب خطرات کا دفعیہ (حاصل) ہو جاتا ہے تو دل کی حضوری، جو طالبانِ خدا کا مقصود ہے، حاصل ہو جاتی ہے۔ اِلَّا اللّٰہ کی سانس انتہائی شوق وذوق سے کھینچے اور یہ سمجھے کہ اس کا حصول و وجدان ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ مقصد حاصل ہو جائے اگر اس طرح ذکر خفی کرے تو اولیاء جن کا مقصود خدا و رسول ہے کے طریقے کے

ارشاد وکشائش کی سیر حاصل ہو گی۔ ابیات کا ترجمہ۔ ۱۔ اپنی ہستی کی پونجی کو لا الٰہ (کے ذکر) میں فنا کر دے تاکہ تو بادشاہ کی مُلک کا مالک بنے۔ ۲۔ اگر تو عارف ہے تو اپنی سانسوں کی حفاظت کر یہی ایک سانس دو جہان کو تیری ملک کر سکتی ہے۔ ۳۔ عاشقانِ خدا تو ہر سانس میں دو عیدیں کرتے ہیں (لیکن) مکڑیاں (اہل دنیا) مکھی پکانی ہیں۔ ۴۔ لا الٰہ کی تلوار سے ساری دنیا جہان کو کاٹ ڈال تاکہ تیرا خالی دل الا اللہ کے بادشاہ کا ہو جائے۔ ۵۔ جب تک تو لا کی جھاڑو سے (دل کا) راستہ صاف نہ کرے۔ الا اللہ کے مقام کو کس طرح پہنچ سکے گا۔ ۶۔ ہر حال میں دل کا محافظ بنا رہ تاکہ کسی چور کو وہاں آنے کی جرأت نہ ہو۔ ۷۔ غیر حق کے ہر خیال کو چور سمجھ اس ریاضت کو سالکوں کے لئے فرض سمجھ۔ ۸۔ اس سے پہلے میرے دل میں ہزار اندیشے تھے اب تو سب لا الٰہ الا اللہ ہو گیا ہے۔

واضح ہو کہ ذکر خفی یہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ اور کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک دوسرا ہی کلمہ ہے۔ اور ذکر اور ہی چیز ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ "سب سے بہتر ذکر ذکر خفی ہے"۔ یہ بھی فرمایا کہ بہترین ذکر وہ ہے جو پوشیدہ ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ ذکر خفی حلال دائمی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہر چیز کا ایک صیقل ہے اور دل کا صیقل ذکر خفی ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ ایمان کو اسی طرح اُگاتا (بڑھاتا) ہے جس طرح پانی زمین کی سبزی کو۔

اگر تجھے میری بات کا یقین نہ ہو تو آنحضرت صلعم کا ارشاد سُن۔ آپؐ نے فرمایا۔ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر تمہارے دلوں میں ایمان کو اسی طرح اُگاتا ہے جس طرح پانی بیج کو زمین اُگاتا ہے"۔ اگر تو ذکر بہت زیادہ کرے گا تو تیرا ایمان بڑھ جائے گا اگر ذکر کم کرے گا تو تیرا ایمان بھی اتنا ہی ہو گا۔ پس ہمیشگی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ ایمان بھی زیادہ ہو جائے اور مقام اعلیٰ بھی حاصل ہو۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ "اگر ابوبکرؓ کے ایمان کو ثقلین کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو وہ سب سے بڑھ جائے گا۔

اے عزیز۔ تجھ پر فرض ہے کہ تو ذکر لا الٰہ الا اللہ نہ چھوڑے۔ کیونکہ ذکر کا فائدہ ایسا ہی ہوتا ہے اور ایسا فائدہ ترک کرنے کے قابل نہیں۔ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرتے رہنا چاہیئے۔ چنانچہ شیخ عبدالرحمٰن نے خود لکھا ہے:۔ قطعہ

وہ وقت کتنا بہتر ہے کہ تیرا دل ذکر سے پُر نور ہو جاتا ہے۔ اور اس کے عکس سے تیرا نفس مقہور ہو جاتا ہے۔ کثرت کا خیال درمیاں سے دور ہو جاتا ہے اور ذکر کرنے والا' مذکور کا پورا' پورا ذکر بن جاتا ہے۔

اے عزیز نفسِ امّارہ' سوائے لا الٰہ الا اللہ کے ذکر کے نفسِ مطمئنہ نہیں بنتا۔ اگر تو ذکر کرنا چھوڑ دے گا تو بلا شبہہ حیران و پریشان اور ماسوی اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ پھر بُرے کام شروع کر دے گا اگر ذکرِ لا الٰہ الا اللہ بہت زیادہ کرے گا' ہمیشہ ہر وقت اور ہر جگہ خدائے بے مثال سے اُمید رکھے گا تو بے شک (تیرا نفس) مطمئنہ بن جائے گا اور یقیناً قابلِ تعریف افعال حاصل ہوں گے۔ بُرے افعال اس کے باطن سے نکل جائیں گے۔ اس طرح آخر میں اس میں کوئی بری بات باقی نہ رہے گی اپنے باطن سے طبیعت کا زنگ لا الٰہ الا اللہ کے ذکر کے ذریعہ باہر نکال دے۔

واضح ہو کہ ذکرِ خفی زبان سے نہیں دل سے نہیں روح سے نہیں فواد سے نہیں ہوتا' اگر سوال کرے ذکر کہاں سے پیدا ہوتا ہے؟ تو جواب میں کہو ذکرِ خفی ایک طورہ سے جس کا نام خفی ہے' پیدا ہوتا ہے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ "بے شک انسان کے جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے۔ اور اس مضغہ میں فواد (دل) ہے اور فواد میں ضمیر ہے۔ اور ضمیر میں سِر (راز) ہے اور سِر میں خفی ہے اور خفی میں اخفیٰ ہے اور اخفیٰ میں میں ہوں (یعنی خدا تعالیٰ) حدیث میں آیا ہے کہ ذکرِ خفی کو فرشتہ (تک) نہ لے سکتا ہے اور نہ واقف ہو سکتا ہے۔ بیت۔ معشوق کے ساتھ میرا (کچھ) ایسا راز دنیاز ہے کہ وہاں کراماً کاتبین کو بھی خبر نہیں۔

اب یہ جاننا چاہیئے کہ ذکرِ خفی کی مشغولیت مشائخ طریقت کے تمام اشغال سے افضل ہے۔

اکمل ہے اور جو ناداں (شخص) اس ذکر خفی کو تمام اشغال سے افضل و اکمل نہیں کہے گا وہ خدائے تعالیٰ کے پاس اور جمیع مشائخ طریقت کے نزدیک گمراہ اور مرتد طریقت ہوگا۔ اللہ ہمیں اس سے بچائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس ذکر کی مشغولی میں چند چیزوں کا خیال رکھے۔ ایک یہ کہ تنہائی میں بیٹھے رات میں چراغ سامنے نہ رکھے اندھیری جگہ اختیار کرے تاکہ دل کو حضوری حاصل ہو۔ دوسرے یہ کہ کشف و معاملہ میں جو کچھ دیکھے (اس کے بعد بھی) اپنے آپ کو مفلس سمجھے اور یہ خیال کرے کہ مجھے کچھ حاصل نہیں ہوا ہے۔ اور (میں نے) کچھ حاصل نہیں کیا ہے۔ ہمت بلند رکھے۔ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے۔ ہمت کی بلندی ایمان سے ہے" آپ کا ارشاد ہے کہ "آدمی کی قدر اس کی ہمت کے مطابق ہوتی ہے"۔ تو کوئی گمان نہ کرے کہ کوئی سیر کی ہے۔ اور سیر کی تب بھی حجاب میں رہا۔ کیونکہ مشائخ طریقت نے اتفاق رائے سے کہا ہے کہ جو کچھ تیرا مقصود ہے وہی تیرا معبود ہے۔ جیسا کہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "جو چیز تجھے حق سے غافل کرے وہی تیرا بت ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ تیرا طاغوت (شیطان) ہے ترجمہ ابیات ۵-۱۔ خدا کے سوا جو ذرہ تیرا مقصود ہے اس پر لا کی تلوار مار کیونکہ وہ تیرا معبود بن گیا ہے۔ ۲۔ لا تجھے اپنے میں پن سے چھڑاتا ہے اور خدا سے واقف کرواتا ہے۔ تیسری بات یہ کہ جو کچھ دیکھے اس شغل کے (بتانے والے) مرشد سے بیان کرے۔ چھپا کر نہ رکھے تاکہ کشف و فتح باب روز بروز واضح ہوتا جائے نامحرموں سے (ان کیفیات کو) چھپائے۔ چوتھے یہ کہ اس شغل کے دوران ہمیشہ رات دن خدائے تعالیٰ سے حفاظت چاہتا رہے۔ مغرور نہ بنے اور خدا کے خوف میں رہے۔ پانچویں یہ کہ درد، شوق، شکستگی اور بیچارگی کو اپنا درد بنالے۔ اپنا دین و مذہب سمجھے جیسا کہ شاعروں نے کہا ہے۔ ابیات۔ ۱۔ کافر کو کفر اور دیندار کو دین (ملے لیکن) عطار کے دل کو تیری محبت کا ایک ذرہ بھی مل جائے تو کافی ہے۔ ۲۔ جسے یہ درد (عشق خدا) نہیں وہ مرد (طالب مولیٰ) نہیں اگر تجھے یہ درد نہیں ہے تو پھر تیرا کوئی علاج نہیں ہے۔ ۳۔ اگر یہ درد (محبت) تجھے تھام نے تو بس یہی درد تیرا دائمی مرشد بن جائے گا۔ ۴۔ اے بھائی جس کو یہ درد ہو جاتا ہے اس مرد کو خدا تک یہی درد پہنچاتا ہے۔ ۵۔ دین اور کچھ

نہیں مگر اپنی جان (محبوب حقیقی) پرنچھاور کرنا اور اپنی خودی سے آزاد ہوکر محبوب کا غلام بن جانا
چھٹے یہ کہ عوام کے رسوم وعادات سے مکمل طور بچتا رہے جس طرح شیطان سے (بچتا ہے) تمام
رسوم اور عادات کو اپنے راستے کا بُت (رکاوٹ) سمجھے۔ چنانچہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ "میں رسم
وعادات کو گرانے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ابیات۔ ۱۔ مردان دین کا مذہب چھوڑ چکے اور رسم وعادت
کو (اپنا) راستہ فرض کرلیا ہے۔ ۲۔ دین کے سوا جو کچھ ہے اس سے طہارت حاصل کر، حق کے سوا
ہر چیز کو جلا اور غارت کردے۔ ساتویں یہ کہ حضرت میراں سید محمد مہدی موعود صلی اللہ علیہ وسلم
کے طریق میں حضرت خضر علیہ السلام سے (جو باتیں) پہونچی ہیں (یہ ہیں) پانچ وقت فرض نماز پڑھیں۔
۱۲۔ رکعت سنت موکدہ۔ ۳۔ رکعت واجب (وتر) پڑھیں۔ ماہ رمضان المبارک کے (۳۰) روزے
رکھیں۔ نماز جمعہ عیدین و حج و زکوٰۃ ادا کریں۔ باقی کوئی نفل عبادت نہ کریں ان کے فرائض اور عبادتیں
یہی ذکرِ خفی ہے۔ دن رات، صحت اور بیماری، غریبی و امیری سفر اور قیام میں (ہر حال میں) خدا کا
ذکر کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے ایمان والو اللہ کا ذکر نہایت کثرت سے کرو۔ اللہ کو
بہت یاد کرنا ہے یعنے ہر حال میں۔ چنانچہ کلام مجید فرقان حمید میں فرمایا ہے:۔ جب تم نماز ادا کرچکو تو اللہ
تعالیٰ کا ذکر کرو کھڑے ہوئے۔ بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے۔ کیونکہ انسان ان تین حالتوں سے خالی نہ ہوگا۔
بیت ۔ (۱) خوشیوں والے لوگ وہی ہیں جو دن رات اور رات دن یہی تسبیح پڑھتے ہیں۔ دوست۔ دوست
دوست (خدا) (۲) جو کچھ پڑھا تھا بھول گیا۔ صرف دوست کی بات (یاد رہ گئی ہے جیسے) دہرا تا رہتا ہوں معینہ جائیداد قبول
نہیں کرتے رہے حالت توکل میں غیب سے بے گمان پہنچے تو قبول کرلیتے ہیں کسی قسم کا کسب نہیں کرتے ان کا کسب یہی
توکل ہے۔ پس جیسا کہ پیغمبرؐ نے فرمایا۔ عوام کا رزق ہاتھوں کے ذریعہ اور خواص کا رزق یقین کے ذریعہ (پہنچتا) ہے۔ بیت۔
ہمارا یہ راستہ عدم کی بو رکھتا ہے کوئی جو اس راستے میں قدم رکھے ظاہر میں یہ لوگ سپاہیوں کا لباس پہنتے ہیں کیونکہ وہ
لباس اخلاص سے نزدیک اور ریاکاری سے دور ہے۔ بیت سلطان (خدا) کی خدمت کے لئے تیار ہوجا اور صوفی
بن جا۔ اہل طریقت کا مقصود ظاہری لباس نہیں ہے۔

ہماری اور تمام مسلمانوں کی عاقبت ٹھیک ہوجائے
حضرت نبیؐ اور ان کی بزرگ آل کی حرمت سے